رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہفت روزہ اخبار پیغام صلح لاہور سے شائع ہوتا ہے

بدر

قادیان

ایڈیٹر: سید قاسم علی احمدی

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۵ رجب ۱۳۵۲ھ | نمبر ۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت ہفتہ زیر اشاعت میں بفضلہ تعالےٰ قابل حمد ہے۔

(۲) حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو ضعف اور کمزوری زیادہ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ اور درازی عمر کیواسطے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(۳) جن خریداران فاروق نے بار بار دی پی واپس کئے۔ اور جن کے ششماہی چندے ۳۰ ستمبر اور اکتوبر میں ختم ہو چکے۔ ان کے اسماء گذشتہ اشاعتوں میں درج ہو چکے ہیں۔ اب پھر ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فاروق کی بقاء حیات اگر دل سے چاہتے ہیں۔ تو اپنے اپنے ذمہ کی رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر ثواب حاصل کریں۔ یا اطلاع دیں۔ تاکہ آئندہ ان کے نام فاروق بند کر دیا جائے۔ بشرطیکہ سابقہ بقایا وہ ادا کر دیں۔ ورنہ میرا حق ہوگا۔ کہ میں ان کے نام ۲۸ نومبر کا پرچہ بذریعہ بذریعہ وی پی ارسال کروں۔ اور ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ کہ وہ اس کو بلا پس و پیش وصول فرمالیں۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو میں مجبور ہوں گا۔ کہ ان کے متعلق اسمواراخبار میں نوٹس شائع کروں۔ میں نہیں چاہتا کہ مخالفین سلسلہ کو خوشی کا موقعہ دوں۔ کہ فاروق کے خریدار فاروق کے کیسے شائق ہیں۔

احباب افریقہ کو سہ بارہ یاددہانی

چونکہ بیرون ہند افریقہ وغیرہ ممالک میں وی پی نہیں جا سکتا۔ وسلئے افریقہ کے خریداران فاروق سالہا سال تک فاروق کے حقوق کی طرف مطلق توجہ نہیں فرماتے۔ قبل ازیں دوبارہ یاددہانی کی گئی۔ مگر اثر نہ ہوا۔ اب سہ کر لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ برائے کرم فاروق کی مدد فرما کر ثواب حاصل کریں۔ مینیجر فاروق قادیان

نقل اعلان ناظر امور عامہ قادیان

مندرجہ اخبار الفضل ۵ ستمبر ۱۹۳۳ء

"سال حال کی مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بیکاری کے انسداد کیلئے جو تجاویز فرمائی تھیں ان میں سے ایک تجویز یہ تھی کہ چھوٹی چھوٹی گھریلو صنعتوں کے اجراء کی کوشش اور تحریک کیجائے ..... میں احباب جماعت کو جہاں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ان صنعتوں کیطرف توجہ کریں .... وہاں میں اس امر کا خوشی سے اظہار کرتا ہوں کہ قادیان میں ایک کارخانہ جاری کیا گیا ہے جسمیں حسب ذیل اشیاء تیار کیجاتی ہیں:- (۱) صابن کپڑے دھونے کا (۲) صابن نہانے کا (۳) خوشبودار تیل (۴) عطریات (۵) سیاہی بیائے فونٹین پن (۶) بکھنے کی سیاہی (۷) دیزلین خوشبودار

"سلک سوپ"

ریشمی و اونی کپڑے دھونے کے لئے دنیا کا بہترین صابن ہے۔ قیمت فی ٹکیہ ۰۲ر

"انکو وشنائی"

سے بہتر فونٹین پن اور عام قلم سے لکھنے کیلئے دنیا میں کوئی سیاہی نہیں

قیمت

پتھر کی بڑی بوتل ۱۴ر
شیشے کی چھوٹی بوتل ۰۳ر

"سنو ٹائلٹ سوپ"

نہانے کے لئے نہایت خوشبودار اور جلد کو ملائم کرنیوالا ایک ہی صابن ہے

قیمت فی ٹکیہ ۴ر

بیرونی جماعتوں کو بھی قادیان سے منگوائیں تاکہ والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور آئندہ اس قسم کی مزید صنعتیں جاری ہو سکیں۔ مینیجر صاحب کارخانہ تجارت پیشہ اصحاب کو تھوک مال خریدنے پر خاص رعایت دینگے تفصیلات بذریعہ خط و کتابت طے کیجا سکتی ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض جگہوں کے احباب اپنی ضرورت کے مطابق اکٹھی چیزیں منگوالیں پھر آپس میں تقسیم کر لیں۔ مینیجر صاحب کارخانہ سے پتہ ذیل پر خط و کتابت کیجائے۔ مینیجر کارخانہ سنو سوپ اینڈ پیپر فیومری کمپنی قادیان

ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام مسلمانوں سے خطاب

(از سر نو کیا ایمان کو ہم نے زندہ)

رونقِ گلشنِ اسلام مٹانے والو!
بدعت و شرک کی دنیا کے بسانے والو!

دیں کے رُخ پہ ملا کفر کا تم نے غازہ
دہریت تم سے زمانے میں ہوئی ہے پیدا

تم نے اسلام کے آئین کئے ہیں برباد
دلکی دنیا کو کیا تم نے بتوں سے آباد

بیچ دیتے ہو تم ایمان کے پیمانوں کو
شوق سے سجدے کیا کرتے ہو انسانوں کو

نہ تو رونے سے غرض ہے نہ نمازی تم ہو
صرف جینے کیلئے نعت کے غازی تم ہو

خوب سیکھا ہے چلن تم نے حیا سوزی کا
محفلِ عیش و طرب شغل ہے میخوشی کا

کوئی فرعون کوئی بوجہل ثانی ہے
تم ہی انصاف سے کہدو یہ مسلمانی ہے

ہم نہ ہوتے تو یہ اسلام فنا ہو جاتا
کفر کی نذر یہی دینِ خدا ہو جاتا

ہم سے پہلے تھا بھلا کوئی خدا کا محرم
ہم سے پہلے تھا یہی بزمِ جہاں کا عالم

چارہ گر نام کے تھے نبض شناسی مفقود
قابلیت تھی مگر ذوقِ عمل تھا محدود

یہی دنیا تھی یہی اسکے اراکیں تھے سب
مولوی بھی تھے مگر گریۂ مسکیں تھے سب

اہلِ اسلام پہ تھے چھائے ہوئے عیسائی
صوفیا مستِ مئے نخوت و خود آرائی

کہیں تعلیم نے سیّد کی کیا تھا برباد
کہیں تقلید میں یورپ کی ہر اک تھا آزاد

مونچھیں اور ڈاڑھیاں سب شوق سے منڈواتے تھے
بیٹھ کر ساتھ ہی خنزیر بھی کھا جاتے تھے

دین و ایمان کی دولت کو لٹا بیٹھے تھے
ہستیٔ خالقِ عالم کو بھلا بیٹھے تھے

ہم جب آئے تو کیا بزمِ جہاں کو روشن
شرک سے پاک کیا دینِ خدا کا دامن

خلق کو خالقِ عالم کے سنائے پیغام
کر دیئے محو ہر اک دل سے بتوں کے اجسام

نورِ توحید سے معمور کیا عالم کو
ہم نے دوزخ سے نکالا ہے بنی آدم کو

ہم نے اسلام کا باغ اپنے لہو سے سینچا
از سرِ نو کیا ایمان کو ہم نے زندہ

منسلک کر دیا اک سلک میں انسانوں کو
بھر دیا نور سے ایمان کے پیمانوں کو

ہم نے دی حضرتِ طالب کو حیاتِ ابدی
تم ابوجہل تو ہم ثانیٔ فاروقؓ و علیؓ

(مرزا ظہیر الدین طالب دہلوی)

مرتفع ثنائی: مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اس اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء کا چربہ جس میں اس نے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ آخری فیصلہ کرنے سے فرار اور انکار کیا۔ اس اخبار اہلحدیث کو وہ دس روپیہ پر بھی نہیں دیتا۔ اور ہر ایک سے چھپاتا ہے۔ اسکے ساتھ ثناء اللہ کا ایسا مرتع کھینچا گیا ہے۔ جو قابل دید ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ۱ر

صداقت اسلام و مسیح موعود علیہ السلام کا تازہ نشان

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

آہ نادر شاہ کہاں گیا؟

جہاں ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود جری اللہ کی ہر رنگ میں بیسیوں پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ اور آپ کی صداقت پر مہر لگا گئیں۔ اور مومنین باللہ کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔ اگر گذشتہ زمانہ میں حضور کی صداقت کا نشان لیکھرام اور ڈوئی اور پگٹ وغیرہ ہوئے۔ تو قریب کے زمانہ میں محمد حسین بٹالوی و غلام دستگیر قصوری و سعد اللہ لدھیانوی۔ سید نذیر حسین دہلوی۔ و چراغ الدین جمونی وغیرہ وغیرہ تھے۔ اور ایک زمانہ میں اگر سلطان عبدالحمید خاں و زار روس و شاہ ایران و حبیب اللہ خاں شاہ کابل اور اس کا بھائی نصر اللہ خاں اور بیٹا امان اللہ خان کے واقعات تھے۔ تو ان ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک تازہ ترین نشان اور ظاہر ہوا۔ تاکہ وہ مومنین کے لئے باعث تقویت ایمان اور غیروں پر حجت ہو۔ یہ نشان جنرل نادر خاں کی موت سے ہوا ہے۔ اس زمانہ میں جب کہ کسی کو علم بھی نہ تھا۔ کہ کبھی سلطنت افغانستان میں ابتری پھیلے گی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خداوند کریم سے جو اپنے پیاروں اور انبیا سے ہر وقت بولتا ہے خبر پاکر دنیا کو بتایا۔ کہ ایک زمانہ آوے گا۔ جب لوگ کہیں گے

"آہ نادر شاہ کہاں گیا؟"

اس میں دو پیشگوئیاں تھیں (۱) نادر خاں بادشاہ بنے گا و (۲) کہ نادر خاں بادشاہ بن کر مریگا پہلے ہرگز نہ مریگا۔ وہ لوگ جو ذرا بھی بصیرت رکھتے ہیں۔ وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کسی کی نسبت یہ کہنا کہ یہ نہیں مریگا۔ جب تک بادشاہ نہ ہو۔ اور اس کا بیٹا پورا ہو تا کیا یہ ایک انسانی کام ہے۔ سوچو سوچو۔ کیونکہ آخر خدا کے حضور جانا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا۔ کہ بادشاہ ہو کر مارا جائیگا۔ حتّٰی کہ لوگ کہیں گے "آہ نادر شاہ کہاں گیا" کیا اس بات کو پورا کرنا انسانی کام ہے۔ ہرگز نہیں یہ خدا کا کام ہے۔ اور خدا اپنے انبیاء کی تائید ہر زمانہ میں کرتا ہے۔ پس اے سعید فطرت لوگو۔ اس سے سمجھ حاصل کرو۔ اور اس شخص کی غلامی اختیار کرو۔ جس کے ساتھ اللہ کا یہ سلوک ہے۔

ہمیں شاہ افغانستان نادر شاہ کی اس ناگہانی موت کا بہت رنج ہے۔ شاہ موصوف زمانہ حال میں افغانستان کے لئے ایک رحمت الٰہی تھے۔ آگے دیکھئے کیا ہوتا ہے مفصل پھر انشاء اللہ لکھا جائے گا۔

(خاکسار منیر انصاری مولوی فاضل علی گڈھ)

بقیہ: پیغام فاروق قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۳۳ء

انتمام الحجۃ علی المخالفین

(از مسیح موعود علیہ السلام)

اعلان مباہلہ بجواب عبدالحق غزنوی

ایک اشتہار مباہلہ مورخہ ۲۶ شوال ۱۳۱۰ھ شائع کردہ عبدالحق غزنوی میری نظر سے گذرا۔ جو اس لئے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ مجھ کو اس شخص اور اور ایسا ہی ہر ایک مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے مباہلہ منظور ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ القدیر میں تیسری یا چوتھی ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ تک امرتسر میں پہنچ جاؤں گا۔ اور تاریخ مباہلہ دہم ذیقعدہ اور یا بصورت بارش وغیرہ کسی ضروری وجہ سے گیارھویں ذیقعد ۱۳۱۰ھ قرار پائی ہے۔ جس سے کسی صورت میں تخلف لازم نہیں ہوگا۔ اور مقام مباہلہ عیدگاہ جو قریب مسجد خان بہادر محمد شاہ مرحوم قرار پایا ہے۔ اور چونکہ دن کے پہلے حصہ میں قریباً بارہ بجے تک عیسائیوں سے درباره حقیت اسلام اس عاجز کا مباحثہ ہوگا۔ اور یہ مباحثہ برابر بارہ دن تک ہوتا رہیگا۔ اس لئے مکفرین جو مجھ کو کافر ٹھہرا کر مجھ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ دو بجے سے شام تک مجھ کو فرصت ہوگی۔ اس وقت میں بتاریخ دہم ذیقعد یا بصورت کسی عذر کے گیارھویں ذیقعد ۱۳۱۰ھ کو مجھ سے مباہلہ کرلیں۔ اور دہم ذیقعد اس مصلحت سے تاریخ قرار پائی ہے۔ کہ تا دوسرے علماء بھی جو اس عاجز کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر ٹھیراتے ہیں۔ شریک مباہلہ ہو سکیں۔ جیسے محی الدین لکھوکے والے اور مولوی عبدالجبار صاحب اور شیخ محمد حسین بٹالوی اور منشی سعداللہ مدرس ہائی سکول لدھیانہ اور عبدالعزیز واعظ لدھیانہ۔ اور منشی محمد عمر سابق ملازم سکنہ لدھیانہ اور مولوی محمد حسن صاحب رئیس لدھیانہ۔ اور میاں نذیر حسین صاحب دہلوی۔ اور پیر حیدر شاہ صاحب۔ اور حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی۔ اور میاں عبداللہ ٹونکی۔ اور مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی شاہدین صاحب اور مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس ہائی سکول لدھیانوی۔ اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی محمد علی واعظ ساکن بوپڑاں ضلع گوجرانوالہ اور مولوی محمد اسحاق اور سلیمان ساکنان ریاست پٹیالہ اور ظہور الحسن سجادہ نشین بٹالہ اور مولوی محمد ملازم مطبع کریم بخش لاہور وغیرہ اور اگر یہ لوگ باوجود پہنچنے ہمارے رجسٹری شدہ اشتہارات کے حاضر میدان مباہلہ نہ ہوئے۔ تو یہی ایک پختہ دلیل اس بات پر ہوگی۔ کہ وہ درحقیقت اپنے عقیدہ تکفیر میں اپنے تئیں کاذب اور ظالم اور ناحق پر سمجھتے ہیں۔ بالخصوص سب سے پہلے شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنۃ کا فرض ہے۔ کہ میدان مباہلہ کے لئے تاریخ مقررہ پر امرتسر میں آجاوے۔ کیونکہ اس نے مباہلہ کے لئے درخواست بھی کردی ہے۔ اور یاد رہے۔ کہ ہم بار بار مباہلہ کرنا نہیں چاہتے۔ کہ مباہلہ کوئی ہنسی کھیل نہیں۔ ابھی تمام مکفرین کا فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ پس جو شخص اب ہمارے اشتہار کے شائع ہونیکے بعد گریز کریگا۔ اور تاریخ مقررہ پر حاضر نہیں ہوگا۔ آئندہ اس کا کوئی حق نہیں رہیگا۔ کہ پھر مباہلہ کی درخواست کرے۔ اور پھر ترک حیا میں داخل ہوگا۔ کہ غائبانہ کافر کہتا ہے۔ اتمام حجت کے لئے رجسٹری کرا کر یہ اشتہار بھیجے جاتے ہیں۔ تا اس کے بعد مکفرین کو کوئی عذر باقی نہ رہے۔ اگر بعد اس کے مکفرین نے مباہلہ نہ کیا۔ اور نہ تکفیر سے باز آئے تو ہماری طرف سے ان پر حجت پوری ہوگئی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے۔ کہ مباہلہ سے پہلے ہمارا حق ہوگا۔ کہ ہم مکفرین کے سامنے جلسہ عام میں اپنے اسلام کے وجوہات پیش کریں۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر

خاکسار میرزا غلام احمد ۲۰ شوال ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۸۹۳ء

اعلان عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

اس مباہلہ کی اہل اسلام کو اطلاع

جو دہم ذیقعد روز شنبہ کو بمقام امرتسر عیدگاہ متصل مسجد خان بہادر حاجی محمد شاہ صاحب مرحوم ہوگا

اے برادران اہل اسلام کل دہم ذیقعد روز شنبہ کو بمقام مندرجہ عنوان میاں عبدالحق غزنوی اور بعض دیگر علماء جیسا کہ انہوں نے وعدہ کیا ہے اس عاجز سے اثبات پر مباہلہ کریں گے۔ کہ وہ لوگ اس عاجز کو کافر اور دجال اور بے دین اور دشمن اللہ جلشانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے ہیں۔ اور اس عاجز کی کتابوں کو مجموعہ کفریات خیال کرتے ہیں۔ اور اس طرف یہ عاجز نہ صرف اپنے تئیں مسلمان جانتا ہے۔ بلکہ اپنے وجود کو اللہ رسول کی راہ میں فدا کئے بیٹھا ہے۔ لہذا ان لوگوں کی درخواست پر یہ مباہلہ تاریخ مذکورہ بالا میں قرار پایا ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں۔ کہ مباہلہ کی بددعا کرنے کے وقت بعض اور مسلمان بھی حاضر ہو جائیں۔ کیونکہ میں یہ دعا کروں گا۔ کہ جسقدر میری تالیفات ہیں ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہیں۔ اور نہ میں کافر ہوں۔ اور اگر میری کتابیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ سے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے۔ جو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو۔ اور آپ لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ اگر میں کافر ہوں۔ اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مرتد اور بے ایمان تو نہایت برے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے۔ اور میں ایسی زندگی سے بہزار دل بیزار ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کر دیگا۔ وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے۔ اور میرے مخالفوں کے دل کو بھی۔ بڑے ثواب کی بات ہو گی۔ اگر آپ صاحبان کل دہم ذیقعدہ کو دو بجے کے وقت عیدگاہ میں مباہلہ پر آمین کہنے کے لئے تشریف لائیں۔ والسلام۔

(خاکسار غلام احمد قادیانی عفی اللہ عنہ)

۹ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ

احمدی مشن

یاڑی پورہ کشمیر میں اہلحدیثوں سے مناظرہ

: اور :

احمدیت کی عظیم الشان فتح

سرینگر سوکالی پورہ کے اخبار کی کذب بیانی

سوکالی پورہ کے اخبار جس میں کا نام محض مسلمانوں کے دھوکہ کے لئے اسلام رکھا گیا ہے۔ بعد مناظرہ یاڑی پورہ اس میں احمدیت کے خلاف نہایت گندے سے گندے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اور کئی ایک پوسٹر بھی شائع کراتے ہیں۔ کہ مناظرہ یاڑی پورہ میں احمدی بھاگ گئے جس کے جواب میں صرف اتنا ہی کافی ہے۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ مناظرہ کے دن جو اہلحدیثوں کی گت ہوئی۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا ذلیل و شرمندہ کیا کہ بعد مناظرہ ایسے بھاگے جاتے تھے۔ جیسے لاحول سے شیطان نافرمان۔ کسی نامہ نگار نے اسی اخبار نامہ ہنجاز میں لکھا ہے۔ کہ دو آدمیوں نے احمدیت سے توبہ کی۔ اور مرزائیت پر لعنت بھیجی۔ یہ دو آدمی بفضلہ خدا زندہ سلامت موجود ہیں۔ اور احمدیت پر اپنی جان فدا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے مجمع عام میں جھوٹے نامہ نگار پر لعنت بھیجی۔ کارروائی مناظرہ الفضل میں مفصل شائع نہ ہوئی۔ اب میں ناظرین اخبار فاروق کے لئے مناظرہ کے مفصل حالات لکھتا ہوں۔ تین دن اہلحدیثوں سے وفات مسیح۔ ختم نبوت اور معیار صادقین تین مناظرے قرار پائے تھے۔ اہلحدیثوں کی طرف سے بڑے بڑے جبہ پوش ۳۰ مولوی صاحبان آئے تھے۔ جن کے نام بھی تحریر کئے جائیں گے۔ کیونکہ سوکالی پورہ کے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ بجائے تیس کے دس مولویوں کے نام بتا دو۔ انشاء اللہ میں یہاں جی کا مطالبہ پورا کروں گا۔ ہماری طرف سے صرف مولانا مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل اور مولوی یوسف شاہ صاحب مولوی فاضل مناظر تھے۔ معیار صادقین پر مناظرہ کرنے سے باوجود اقرار کے اہل حدیثوں نے انکار کر دیا۔ اور اپنے فرار ہونے کا ثبوت دیا۔ نامہ نگار سوکالی پورہ کے اخبار کا یہ تحریر کرنا کہ مولوی غلام مصطفےٰ نے معیار صادقین کے موضوع پر قادیانیوں کا قافیہ تنگ کیا۔ کس قدر جھوٹ اور کذب بیانی ہے۔ یہ لوگ اتنا جھوٹ لکھکر خدا سے بھی نہیں ڈرتے ؎

راستی کے سامنے کب جھوٹ چلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

جب انہوں نے معیار صادقین پر مناظرہ کرنے سے بالکل انکار کر دیا۔ تو صرف دو مضمونوں پر بحث ہوئی پہلے وفات مسیح پر مناظرہ کرنے کے لئے مولوی یوسف شاہ صاحب ہماری طرف سے پیش ہوئے۔ اور اہلحدیث کی طرف سے مولوی نبہ شاہ صاحب مبارکی پیش ہوئے۔ مولوی یوسف شاہ صاحب نے علاوہ تیس آیات قرآنی کے بالترتیب ۲۲ سوالات اپنے مدمقابل کے پیش کئے۔ جن میں سے شام تک بھی مولوی نبہ شاہ صاحب ایک سوال اور ایک آیت کا بھی جواب نہ دے سکے۔ اور اپنا وقت ایسی باتوں پر خرچ کیا۔ جن کا بحث کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ جب پبلک نے اس امر کو محسوس کیا۔ تو مولوی نبہ شاہ صاحب مبارکی کو تحریری مباحثہ کرنے پر مجبور کیا۔ جس سے انہوں نے بالکل انکار کر دیا۔ اور بہ دیگر الفاظ اپنی ہزیمت کا اعتراف کیا۔ سامعین پر نہایت اچھا اثر جماعت احمدیہ کا پڑا۔ دوسرا مناظرہ ختم نبوت کے موضوع پر ہوا۔ جس میں ہماری طرف سے مولانا صوفی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل اور فریق مخالف کی طرف سے مولوی غلام مصطفےٰ مولوی فاضل منشی فاضل۔ ادیب فاضل تھے۔ پہلے تو مولانا موصوف کے کھڑے ہونے پر فریق مخالف نے اعتراض کیا۔ کہ یہ مناظرہ نہ کریں۔ مگر ہماری طرف سے کہا گیا۔ جو چاہے مناظرہ ہو۔ اس میں حرج کیا ہے۔ آخر وہ مجبور ہو گئے۔ اور مناظرہ شروع ہوا۔ جس روانگی اور معقولیت سے ہمارے مناظر نے ختم نبوت کو پیش کیا۔ اس کا اثر اس قدر سامعین پر پڑا۔ کہ فریق مخالف باوجود مولوی فاضل۔ منشی فاضل ادیب فاضل ہونے کے ان کی زبان بھی بند ہو گئی۔ اور وہ ایک حدیث بھی صحیح نہ پڑھ سکا۔ بار بار پڑھنے میں غلطی کرتا۔ غرض ان کی تین ڈگریاں عالمیت اور قابلیت ثابت ہو گئی۔ ہماری طرف سے ۱۵ آیات قرآن کریم میں سے امکان نبوت پر پیش کی گئیں۔ لیکن ایک آیت کا بھی اس نے جواب نہ دیا۔ جواب دینا ہی کیا تھا۔ چھوٹا منہ بڑی بات نہیں۔ غرض لوگوں پر کھل گیا اور ثابت ہو گیا۔ کہ حق پر کون ہے۔ اور جھوٹا کون ہے فریق مخالف کے درجنوں مولوی کتابوں کو درمیان لئے ہوئے ایک گول دائرہ بنا کر ورق گردانی کرتے کرتے تھک کر چور ہو گئے۔ لیکن کوئی حوالہ ان کو نہ ملا۔ بلکہ دوران مناظرہ میں بالکل بے بس معلوم ہوتے تھے۔ کئی لوگ احمدیت کے قریب آ گئے ہیں۔ مناظرہ کے اختتام پر چاروں طرف سے مبارک بادیں ملنی شروع ہوئیں۔ چند معزز پنڈت صاحبان مناظرہ سننے کیلئے آئے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ غیر احمدیوں کا مولوی احمدی مولوی کے سامنے طفل مکتب کی حیثیت رکھتا ہے۔ احمدی مولوی ایسی وضاحت اور روانگی سے مدلل طور پر اپنے مافی الضمیر کو ادا کرتا ہے۔ کہ انسان سنکر حیران رہ جاتا ہے۔ جب ہمارے مناظر حضرت مولانا صوفی عبدالاحد صاحب خالد ثانی و مولانا سید یوسف شاہ صاحب مخالفوں کو شکست دیکر گھر کی طرف روانہ ہونے لگے۔ تو میدان مناظرہ اسلام زندہ باد۔ مرزا البشیر الدین محمود احمد زندہ باد مرزا غلام احمد کی جے سے گونج اٹھا۔ احمدی مستورات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے مبلغین پر بشیرینی کی بارش برسائی۔ اس مناظرہ کی کامیابی پر ناکسار نے علماء کرام و باقی مہمانوں کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی۔ علماء کرام کا قیام راجہ فضل الرحمٰن خاں کے ہاں تھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طرح ہر میدان میں کامیاب و کامران فرماوے۔ اہلحدیثوں کے علماء کے نام درج ذیل ہیں:۔

(۱) مولوی غلام مصطفےٰ مولوی فاضل منشی فاضل ادیب فاضل مظفرآبادی
(۲) مولوی عبدالقدوس مولوی فاضل ہزاروی حال بانڈی پورہ
(۳) مولوی نبہ شاہ مبارکی خطیب اہل حدیث سرینگر کشمیر۔
(۴) مفتی غلام محی الدین سرینگر
(۵) مولوی غلام رسول ؍؍
(۶) مولوی شمس الدین مبلغ اہل حدیث شوپیاں
(۷) مولوی عبدالغنی بٹ ؍؍
(۸) مولوی محمد ایوب ؍؍
(۹) مولوی سلطان محمد شاہ دیوبندی تاریکام
(۱۰) مولوی سیف اللہ شاہ ؍؍
(۱۱) مولوی محمد حسین سرینگر
(۱۲) ماسٹر عبدالوہاب اسلام آباد
(۱۳) مولوی محمد ابراہیم دیو ؍؍
(۱۴) مولوی احسن شاہ بوگام
(۱۵) مولوی غلام رسول ثانی سرینگر
(۱۶) مولوی عبدالفتح ؍؍
(۱۷) مولوی محمد یامین ؍؍
(۱۸) مولوی نورالدین ؍؍

ان سے علاوہ اور ۱۲ مولوی تھے۔ جن کے نام مجھے یاد نہیں۔

ایک پوسٹر کسی مولوی نورالدین اہل حدیث کی طرف سے بعنوان "مفسدہ پرداز مرزائیوں کا دروغ بے فروغ" شائع ہوا ہے۔ مگر مذکورہ نے ایمان کو بالائے طاق رکھکر بہت رونا رویا ہے۔ کہ مناظرہ ایک ہی دن ہوا۔ دوسرے دن میدان مناظرہ میں مرزائیوں کا نام و نشان نہ تھا وغیرہ وغیرہ۔ کس قدر جھوٹ ہے کہ خدا سے بھی نہیں شرماتے۔ یہ حال پیٹ کے اندر تو اپنے ایمان کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ اب عوام کو بھی دھوکہ میں ڈالکر ان کے ایمان کو بھی خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان عقل کے اندھوں سے کوئی دریافت کرے۔ کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کا زمانہ ہے۔ اور ہر ایک تعلیم یافتہ ہے۔ اب کوئی دانا تم نفس چور ملاں کے فریب میں نہیں آئیگا۔ وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ تمام دنیا میں احمدیت پھیل جائے گی۔ (باقی آئندہ)

(ابو منیر راجہ غلام محمد خاں جاگیردار و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ایمبرچہ۔ ڈاک خانہ یاڑی پورہ کشمیر)

غیر احمدی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(از ماسٹر محمد علی صاحب اظہر قادیان)
(گذشتہ سے پیوستہ)

جھوٹ ۲۳۔ مرزا صاحب "خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا" (کرامات الصادقین) پھر دوسری جگہ ملاحظہ کریں "خدا اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل دیتا ہے" (چشمہ معرفت ص۹۶)

ابو عبیدہ:۔ اس پر حاشیہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں جھوٹ اظہر من الشمس ہے"

اظہر:۔ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

چونکہ بظاہر آپ کی سیاہ کاریوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو ہدایت سے محروم کر دیا ہوا ہے۔ اور سأصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق ۹ کے صحیح مصداق بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کو ہر سیدھی بات بھی ٹیڑھی ہی نظر آتی ہے۔ اور ہر سچی بات کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان وقلم سے نکلے۔ آپ جھوٹ ہی سمجھتے ہیں۔

چونکہ آپ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ اور قرآن شریف پر بھی ایمان لانے کا دعویٰ ہے۔ اس لئے قرآن شریف کی آیات ہی آپ کے پیش کرتا ہوں۔ شاید خدا تعالیٰ آپ کی آنکھیں کھول دے۔ اور آپ کو سچ حقیقتاً نظر آئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ ؎

ہم نے یہ مانا کہ ان کے دل ہیں پتھر ہو گئے
پھر بھی پتھر سے نکل سکتی ہے دینداری کی نار

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ۲۲/۱۷۔ پس تو قانون قدرت میں تبدیل نہیں پائے گا۔ یہ وہی بات ہے جس کا حوالہ آپ نے کرامات الصادقین سے دیا ہے۔ اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب سے پیش کردہ فقرہ قرآن شریف کی اس آیت کے مطابق ہے۔ لہٰذا یہ فقرہ تو صحیح ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے آپ کو کچھ ایمان دیا ہے تو آپ بھی اس کا انکار نہیں کرینگے۔ باقی رہا دوسرا فقرہ جس کا حوالہ آپ نے چشمہ معرفت سے دیا ہے۔ اس کے لئے بھی میں قرآن شریف سے ہی نظیریں پیش کر دیتا ہوں۔ ملاحظہ ہوں۔

---

(۱) آگ کے متعلق خدا تعالیٰ نے قانون بنایا ہے۔ کہ جو چیز اس میں پڑتی ہے۔ یا جس چیز پر وہ پڑتی ہے اُسے جلا ڈالتی ہے۔ اس کا روزانہ تجربہ آپ کے گھروں میں بھی ہوتا ہے۔ اور غالباً آپ خود بھی کئی دفعہ کر چکے ہونگے۔

(الف) ایود احدکم ان تکون لہ جنۃ من نخیل و اعناب تجری من تحتہا الانہار لہ فیہا من کل الثمرات واصابہ الکبر ولہ ذریۃ ضعفاء فاصابہا اعصار فیہ نار فاحترقت ۲/۲۶۷۔ کیا تم سے کوئی ایک پسند کرتا ہے۔ کہ اس کے لئے کھجور اور انگور کا باغ ہو۔ اس کے نیچے سے نہریں جاری ہوں۔ اس میں ہر قسم کے پھل ہوں۔ بڑھاپا اس کو پہنچے۔ اور اس کے ذمہ ضعیف اولاد ہو۔ پھر اس باغ پر ایک بگولا پہنچے۔ جس میں آگ ہو۔ پس اسکو جلا ڈالے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ب) آفمن حق علیہ کلمۃ العذاب ط انانت تنقذ من فی النار ۲۳/۱۶ - کیا پس جس پر کلمہ عذاب حق ہو چکا (وہ بچ سکتا ہے) کیا پس تو اس کو بچا سکتا ہے جو آگ میں ہے۔

میں نے بطور نمونہ دو آیات پیش کر دی ہیں - ورنہ قرآن شریف میں آگ کی اس خاصیت کے متعلق کثرت سے آیات موجود ہیں - مگر باوجود اس قانون کے عام ہونے کے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے آگ کے اس قانون کو بدل دیا - اور فرمایا قالوا حرقوہ وانصروا الھتکم ان کنتم فعلین ۰ قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم ۲۱/۷۰ وہ بولے اس کو جلا دو - اور اپنے خداؤں کی مدد کرو - اگر تم کرنے والے ہو - ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم پر ٹھنڈ اور سلامتی کا موجب ہو جا۔

ان دونو آیتوں میں آگ کے عام قانون کو بھی بیان کر دیا - کہ وہ چیز کو جلا دیا کرتی ہے - اس لئے مخالفوں نے کہا - حرقوہ گو آگ کا نام نہیں لیا - مگر جلانا آگ کا کام ہے - جیسا کہ آیت ۲ میں فدہ نار فاحتوقت سے ظاہر ہے - اور خدا تعالیٰ بھی عالم الغیب ہونے کی وجہ سے جانتا تھا - کہ آگ سے جلانے کا کام لیں گے - اس لئے اس نے اپنے پیارے کو بچانے کے لئے آگ کو حکم دے دیا - کہ تیرے لئے جو خاصیت مقرر کی گئی ہے اسے چھوڑ دے - اپنی گرمی کی صفت کو ٹھنڈک سے بدل دے اور اپنی دکھ دینے کی صفت کو سلامتی سے بدل دے - دیکھا خدا اپنے خاص بندوں کے لئے کس طرح قانون بدلتا ہے۔

---

(۳) للہ ملک السموٰت والارض ط یخلق ما یشآء ط یھب لمن یشآء اناثا ویھب لمن یشآء الذکور ۲ او یزوجھم ذکرانا و اناثا ج و یجعل من یشآء عقیما ط انہ علیم قدیر ۴۲/۴۹ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ کے لئے ہے جو چاہتا ہے - وہ پیدا کرتا ہے - جس کو چاہتا ہے وہ لڑکیاں دیتا ہے - اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے - یا نر اور مادہ کے جوڑے بنا دیتا ہے - اور نہ لڑکے اور لڑکیاں دونو دیتا ہے - اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے کیونکہ وہ علم والا اور قدرت والا ہے۔

یہ ایک قانون ہے - کہ بعض کے ہاں صرف لڑکیاں ہوتی ہیں - اور بعض کے صرف لڑکے اور بعض لڑکے لڑکیاں دونو اور بعض کے ہاں کچھ بھی اولاد نہیں ہو سکتی - وہ بانجھ ہی ہوتی ہیں ؛

مگر اپنے پیاروں کی خاطر وہ اس قانون کو بھی بدل دیتا ہے - مثلاً حضرت زکریا کے لئے اس نے ایسا کیا - ملاحظہ ہوں آیات ذیل :-

(۱) یا زکریا انا نبشرک بغلم اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیا - قال رب انی یکون لی غلام وکانت امراتی عاقرا وقد بلغت من الکبر عتیا ۲ قال کذالک قال ربک ھو علی ھین وقد خلقتک من قبل ولم تک شیئا ۱۹/۷ - اے زکریا میں تجھ کو ایک لڑکے کی بشارت دیتا ہوں - جس کا نام یحییٰ ہے - اس سے پہلے ہم نے کسی کو اس کا ہمنام نہیں کیا - وہ بولا اے میرے رب کہاں سے میرے لڑکا ہوگا - جبکہ میری بیوی تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی حد کو پہنچ چکا ہوں - فرمایا اسی طرح ہوگا - تیرے رب نے فرمایا ہے - کہ وہ مجھ پر آسان ہے اور تحقیق پہلے میں تجھ کو پیدا کر چکا ہوں - اور تو کچھ بھی نہ تھا۔

چونکہ حضرت زکریا علیہ السلام اس قانون کو جانتے تھے - کہ بانجھ کے اولاد نہیں ہوا کرتی - اور یہ بھی جانتے تھے - کہ جب انسان اپنے بڑھاپے کی حد کو پہنچ جائے تو وہ بھی ناقابل اولاد ہو جاتا ہے - یہاں یہ دونو قسم کی مایوسیاں جمع تھیں - اس لئے حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ سوال کیا - خدا تعالیٰ نے فرمایا - کہ میرے لئے ان دونو روکوں کا دور کر دینا آسان ہے - یعنی اپنے پیاروں کے لئے میں قانون کو آسانی سے بدل سکتا ہوں - پھر مثال سے سمجھایا - کہ تو نیست تھا تجھے ہست کر دیا - تو پھر جو ہست ہے - اس میں اصلاح کر دینا کیا مشکل ہے۔

(ب) یہی معاملہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا - جب انہیں بیٹے کی بشارت ملی - تو ان کی بیوی نے تعجب سے پوچھا - قالت یویلتی ءالد وانا عجوز وھذا بعلی شیخا ط ان ھذا لشیء عجیب ۱۱/۷۲ قالوا اتعجبین من امر اللہ رحمت اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت ط انہ حمید مجید ۱۱/۷۳ وہ بولی اے وائے میں جنوں گی ؟ حالانکہ میں بوڑھی ہوں - اور یہ میرا خاوند بوڑھا ہے - یہ بات بے شک عجیب ہے انہوں نے کہا - کیا تو اللہ کے امر سے تعجب کرتی ہے ؟ اے اہل بیت تم پر اللہ کی رحمت ہے - اور اس کی برکات ہیں - تحقیق وہ بڑی خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔

اور دوسری جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی نے اس طرح سے تعجب کا اظہار کیا - فصکت وجھھا وقالت عجوز عقیم پارہ ۲۶ آخری رکوع - اس نے اپنا چہرہ پیٹا - اور بولی بڑھیا اور بانجھ یعنی دو مایوسیاں اکٹھی ہو گئیں - بڑھیا ہونے کی اور بانجھ ہونے کی - کیا پھر بھی بیٹا جنوں گی۔

---

(۴) الیسا ہی سمندر میں جہازوں پر سے انسان گر پڑتے ہیں - اور مچھلیوں اور دریائی جانوروں کا طعمہ بن کر جزو بدن ہی بن جاتے ہیں - پھر اس دنیا میں آنا ان کو نصیب نہیں ہوتا ہے - کثرت سے ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں - یہ ایک قانون قدرت ہے - اس کے متعلق بھی خداوند تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے - وان یونس لمن المرسلین ۰ اذ ابق الی الفلک المشحون - فساھم فکان من المدحضین ۰ فالتقمہ الحوت وھو ملیم ۰ فلولا انہ کان من المسبحین - لبث فی بطنہ الی یوم یبعثون ۰ فنبذ ناہ بالعراء وھو سقیم ۰ ۳۷/۱۴۰ یونس بھی رسولوں میں سے تھا - جب وہ ناراض ہو کر بھری ہوئی کشتی کی طرف چل دیا - پس انہوں نے قرعہ اندازی کی - پس وہ دریا میں پھینک دیا گیا - پس مچھلی نے اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لقمہ کرلیا۔ اور وہ اپنے آپ پر ملامت کرنے لگا۔ پس اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا۔ تو یوم قیامت تک اسی کے پیٹ میں رہتا۔ پس ہم نے اس کو کھلے میدان میں پھینک دیا۔ اور وہ بڑے حال میں تھا۔ ان آیات میں خداوند تعالیٰ نے اپنے دو قانون، قوانین کو ایک جا بیان فرما دیا ہے۔ یعنی عام قانون قدرت یہی ہے۔ کہ دریائی جانور جس کسی کو کھا جاتے ہیں۔ وہ ان کے پیٹ میں ہضم ہو جاتا ہے۔ مگر اپنے خاص بندوں کے لئے ہم اس قانون کو بدل دیتے ہیں۔ جیسا کہ یونس کے لئے کیا۔ لبث فی بطنہ الی یوم یبعثون۔ عام قانون بیان فرمایا ہے اور من المسبحین ہونے کی وجہ سے خاص تبدیلی کا ذکر فنبذ ناہ بالعراء میں فرمایا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا ہے۔ بالکل صحیح ہے۔ اور سچ ہے۔ محض دشمنوں کی نظر میں ہی خار کی طرح کھٹکتا ہے۔ بوجہ ان کی دلوں کی سیاہی اور کجروی کے۔

جھوٹ ۲۶ :۔ مرزا صاحب یہ اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے۔ کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی (کشتی نوح صفحہ)

ابو عبیدہ :۔ اے احمدی دوستو اگر قرآن شریف میں ایسا لکھا ہوا دکھا دو۔ تو میں تردید مرزائیت چھوڑ دونگا اور اگر صریح جھوٹ ہو یا کسی لفظ کے معنی (مثل گندم بمعنی گڑ) خواہ مخواہ طاعون کرلو۔ تو اتنا تو کرو۔ کہ اس جھوٹ کے عوض صرف دس مرزائی مسلمان ہو جاؤ۔"

اظہر :۔ پاگلانہ ضد پر اڑ جانے والے سائنس باز صاحب۔ آپ کے پہلے بھائیوں نے بھی انا اللہ جھوٹ کہا تھا۔ جس کا نتیجہ فاخذتھم الصعقۃ بظلمھم ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت نہیں ہے۔ کہ وہ تمام پیشگوئیاں کھلے الفاظ میں کرے۔ کیونکہ وہ مومن اور غیر مومن میں تمیز کرنا چاہتا ہے۔ کھلے رنگ کی پیشگوئی کے ظہور پر تو کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ سب لوگ بلا تمیز مان جائینگے۔ پھر مومن اور غیر مومن میں تمیز کس طرح ہوگی۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ مخفی رنگ میں پیشگوئی کرتا ہے۔ تاکہ سعید الفطرت ہی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور شقی القلب اپنی شقاوت کی وجہ سے اس سے محروم رہیں۔ حتیٰ کہ انہیں شقاوت قلب کو دور کرنے کی توفیق عنایت ہو۔ اسی لئے تو خداوند تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا ۳ ایک ہی بات ہوتی ہے۔ جس سے بہت سے ہدایت یاب ہو جاتے ہیں۔ اور وہی بات بہتوں کی گمراہی کا موجب ہو جاتی ہے۔ آخر کیوں؟ اس میں یہی بھید ہے کہ ظاہر پرست محروم رہ جاتے ہیں۔ اور حقیقت پرست اس کو پالیتے ہیں۔ دیکھو حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں یا ابت ھذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلھا ربی حقا ۴ ۔ اے میرے باپ یہ ہے میرے رؤیا کی تاویل جو میں نے پہلے دیکھا تھا۔ بے شک میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا۔

اگر وہاں آپ کی فطرت کا انسان موجود ہوتا جو یضل بہ کثیرا کی ذیل میں شامل ہے۔ تو فوراً سوال کرتا کہ دکھاؤ تو سہی کہاں اس رؤیا میں باپ اور ماں اور بھائیوں کا سجدہ کرنے کے متعلق لکھا ہے۔ یہی رنگ طاعون کی پیشگوئی کے متعلق قرآن شریف میں ہے بلکہ اس سے واضح تر۔ کیونکہ سورج اور چاند اور ستاروں سے باپ ماں اور بھائیوں کی طرف اس قدر جلدی توجہ نہیں کی جا سکتی جتنی کہ طاعون کی پیشگوئی کے الفاظ سے طاعون کی طرف جلدی سے توجہ کی جا سکتی ہے

اور پھر جب ماں اور باپ اور گیارہ بھائی مصر میں پہنچکر سجدہ شکر ادا کرتے ہیں۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام فوراً اپنے باپ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں یا ابت ھذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلھا ربی حقا ۵ ۔ اے میرے باپ یہ ہے میرے رؤیا کی تاویل جو میں نے پہلے دیکھا تھا۔ بے شک میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا۔

آپ اپنی ظاہر پرستی کی وجہ سے طاعون کے ظاہری لفظ کو اس میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے طاعون کی حقیقت کو اس میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون ۶ اور جب ان پر فرد جرم قائم ہو جائے گی۔ اور حجت قطع تو ہم ان کے واسطے زمین میں سے ایک کیڑا نکالیں گے۔ جو ان کو زخمی کریگا۔ اس لئے کہ وہ ہمارے نشانات کا یقین نہیں کرتے تھے

وقع القول علیھم کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا قول عذاب ان پر واقع ہوگا۔ یعنی فرد جرم لگ کر عذاب کا حکم جاری ہوگا۔ چنانچہ اگلے رکوع میں ذکر ہے۔ وقع القول علیھم بما ظلموا یعنی ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر فرد جرم قائم ہوگی۔ اور عذاب کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت کے بغیر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ۷ واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرنھا تدمیرا ۸ اور ہم بھی عذاب نہیں کرتے کسی پر جب تک کہ کوئی رسول نہ بھیج لیں۔ اور جب ہم چاہتے ہیں۔ کہ کسی بستی کو ہلاک کریں۔ تو اس بستی کے آسودہ حال لوگوں کی طرف حکم بھیجتے ہیں۔ تو وہ وہاں نافرمانی کرتے ہیں۔ پھر ان پر الزام ثابت ہو جاتا ہے۔ تو ہم ان کو بخوبی ہلاک کر دیتے ہیں۔

اس آیت میں فحق القول علیھم کے الفاظ آئے ہیں۔ اور مندرجہ بالا آیات میں وقع القول علیھم کے۔ پس ان کلمات سے ظاہر ہے۔ کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا کوئی رسول آئیگا۔ اور اتمام حجت کریگا۔ نشانات دکھائیگا۔ اور وہ لوگ انکار کریں گے۔ مخالفت کرینگے۔ جس کی وجہ سے بما ظلموا کے مصداق بن جائینگے تب عذاب کے مستحق ہو کر ان پر قول اخرجنا لھم دابۃ من الارض یعنی ہم ان کے عذاب دینے کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمین سے ایک کیڑا پیدا کرینگے۔ تکلمھم جو اُن کو کاٹے گا۔ زخمی کریگا۔

لغت میں اس کے یہی معنی لکھے ہیں۔ دیکھو قاموس جلد رابع صہ ۱۷۲ فصل الکاف باب المیم مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر۔ کلمہ جرحہ یعنی کلام کے معنے زخمی کرنے کے ہیں۔ ایسا ہی تاج العروس جلد تاسع صہ ۲۹۴ کلمہ تکلیماً۔ جرحہ اقرب الموارد میں بھی یہی لکھا ہے۔ اور صراح میں تو مثال کے طور پر آیت مذکورہ کو ہی پیش کیا ہے۔

فارسی لغت کی کتاب غیاث اللغات میں بھی یہی معنی بیان ہوئے ہیں۔ دیکھو صہ ۳۶۷ کلم بالفتح خستہ و مجروح کردن و بفتح اوّل و کسر لام سخنہا جمع کلمہ از منتخب۔ کلم بضمتین جراحتہا از شروح تصاب۔ کلیم سخنگو و ہم سخن و مجروح و لقب موسیٰ علیہ السلام۔

پس اس آیت میں یہ تشریح کی گئی ہے۔ کہ وہ عذاب ایک کیڑے کے ذریعہ سے دیا جائیگا۔ جو زمین میں سے ہی خدا کے حکم سے نکلے گا۔ اور لوگوں کو کاٹے گا یعنی زخمی کریگا۔ موجودہ زمانہ کی تحقیقات بھی یہی ثابت کرتی ہے۔ کہ مرض طاعون ایک کیڑے سے پیدا ہوتا ہے جو زمین میں سے نکلتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے بھی قرآن شریف میں اسی حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ اگر طاعون کا نام نہ لیا۔ اور طاعون کی اس حقیقت کو بیان کر دیا جو محققین نے بعد تحقیقات معلوم کی۔ تو کوئی دانشمند اس سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی طاعون کے متعلق نہیں؟ ہرگز نہیں۔ اس کا انکار وہی کریگا۔ جس کا دماغ بغض و عناد کی آگ سے جلا رکھا ہو۔ اور بدحواسی میں لغویات اسکی زبان سے نکلتی جا رہی ہوں۔ چونکہ یہ علمی اور ہر ایک قسم کے کیڑوں کی نسبت تحقیقات کا زمانہ ہے۔ اس لئے اسی رنگ میں ایسی پیشگوئی کی گئی۔

پھر اگلا حصہ آیت کا اور بھی اس پر روشنی ڈال رہا ہے فرمایا۔ ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون۔ اس لئے کہ لوگ ہمارے نشانوں کا یقین نہیں کرتے تھے۔ اس حصہ آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس رسول کے ثبوت صداقت کے لئے ہم نشانات دکھائینگے۔ لیکن لوگ ان نشانوں پر یقین نہیں کرینگے۔ تب ان پر یہ عذاب جو کیڑے کے کاٹنے سے پیدا ہوگا۔ بھیجا جائیگا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ طاعون کے پھیلنے سے پہلے خداوند تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میں کوئی نشان بھیجے تھے۔ جن کا انکار کیا گیا۔ اور مخالفت کی گئی۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ طاعونی کیڑے کے زمین سے نکلنے سے پہلے خداوند تعالیٰ نے بڑے بڑے عظیم الشان نشان دکھائے۔ اور نشان بھی وہ جن کا ذکر اس نے پہلے سے قرآن شریف میں کر رکھا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بھی مذکور تھے چنانچہ بطور نمونہ چند ایک کا ذکر اگلی اشاعت میں کیا جائے گا۔ فانتظروا (باقی دارد)

پونچھ میں ایک شیعہ صاحب اور احمدی مبلغ کا مباحثہ

مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۳۳ء کو بازار میں کئی آدمیوں کی موجودگی میں پیر سید احمد شاہ صاحب رضوی شیعہ نے اعلان کیا۔ کہ مرزا صاحب قادیانی حشر اجساد و قیامت کے منکر ہیں۔ نعوذ باللہ علیٰ ذالک۔ اور ازالہ اوہام کا ایک عبارت پڑھکر پبلک کو مغالطہ میں ڈال رہے تھے۔ اتنے میں مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ بھی وہاں پہنچ گئے۔ اور مطالبہ کیا کہ ازالہ اوہام سے حضرت مرزا صاحب کا حشر اجساد و قیامت سے انکار ثابت کر کے دکھایں۔ پیر صاحب بولے۔ کہ جس رنگ میں ہم حشر اجساد مانتے ہیں۔ اس طرح چونکہ مرزا صاحب نہیں مانتے۔ اس لئے ہم ان کو منکر سمجھتے ہیں۔ اس پر بہت دیر بات چیت ہوتی رہی۔ اور ہمارے مبلغ صاحب نے بتایا۔ کہ جس طرح حضرت مرزا صاحب مرنے کے بعد زندگی کو مانتے ہیں۔ وہی صحیح ہے۔ اور قرآن کریم کے مطابق ہے۔ مگر پیر صاحب کی خواہش کے مطابق باقاعدہ تبادلہ خیالات کرنے کے لئے ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۳ء بعد نماز عشاء دو گھنٹہ وقت مقرر کیا گیا اور دونوں صاحبوں نے پہلے اپنا اپنا عقیدہ لکھوایا۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) عقیدہ پیر سید احمد شاہ صاحب رضوی:۔

"حشر اجساد کا ہونا حق ہے۔ اور یہ ضرور ہوگا۔ اور قیامت ضرور ہوگی یہ برحق ہے۔ لیکن بہشت اور دوزخ میں موجودہ خاکی جسم نہیں ہوگا۔ بلکہ ہر انسان کے اعمال کے مطابق اس کے اظلال و آثار میں اللہ تعالیٰ سے ابدی جسم ملیگا۔" اس کے بعد دونوں فریقوں نے دو گھنٹہ اپنے اپنے دلائل پیش کئے۔ مگر فیصلہ کوئی نہ ہوا۔ لہذا پھر پیر جی کی خواہش کے مطابق ۲۹ر اکتوبر ۱۹۳۳ء بروز اتوار مسجد بازار میں عام لوگوں کی موجودگی میں مناظرہ ہونا قرار پایا۔ وقت مقررہ پر دونوں فریق پہنچ گئے۔ اور پبلک کا بھی کافی ہجوم ہو گیا۔ اور پیر صاحب کے ہمراہ مولوی اکرم دین صاحب سیکرٹری اہلحدیث و خواجہ رسل شاہ صاحب شیعہ معاون مناظر تھے۔ دو گھنٹہ تک باقاعدہ مناظرہ ہوتا رہا۔ اور پیر صاحب صرف وہی آیات پیش کرتے رہے۔ جن میں کفار کی طرف سے سوال ہوتا تھا۔ کہ کیا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے۔ تو پھر ہم کو خدا تعالیٰ دوبارہ زندہ کریگا؟ مگر احمدی مبلغ صاحب نے یہ آیت پیش کی۔

(سوال کفار) وقالوا اذا کنا عظاما ورفاتا انا لمبعوثون خلقا جدیدا

(جواب باری تعالیٰ) اولم یروا ان اللہ الذی خلق السموٰت والارض قادر ان یخلق مثلھم وجعل لھم اجلا لا ریب فیہ (پارہ ۱۵ بنی اسرائیل ۷)

یعنی اس جگہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی پیدائش کو بیان فرما کر اس بات کا اظہار فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں نطفہ کے انیر بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا کرسکتا ہوں۔ اور میں ہر ایک طرح سے پیدا کرنے پر قادر ہوں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں یہی جسم نہیں ہونگے۔ بلکہ کسی اور قسم کے ہونگے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے سورہ یاسین میں وضرب لنا مثلاً ونسی خلقہ الخ کن فیکون میں صریح طور پر فیصلہ فرمادیا ہے۔ کہ جس طرح میں نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا۔ میں پھر بھی تم کو پیدا کروں گا۔ اور تمہاری مثل پیدا کرنے پر میں قادر ہوں اور میں ہر رنگ میں اور ہر طرح پیدا کرنا جانتا ہوں۔

مذکورہ بالا آیات میں درختوں اور زمین و آسمان کی مثالیں دوبارہ پیدا کرنے کے متعلق بیان فرمانا کسی نئی طرح کی پیدائش کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ چونکہ موجودہ جسم مادی ہے۔ اور مادی دستیار کا محتاج ہے۔ اور جنت میں ابدی رہنے والا جسم اور ابدی ہی غذائیں ملتی ہیں۔ اس لئے یہ مادی جسم وہاں نہیں ہوسکتا۔ غرضیکہ اسکی تائید میں کل ۱۳ آیات قرآن کریم سے بیان کرکے ثابت کیا۔ کہ موجودہ ہگنے موتنے والا جسم جو مادی ہے یہ بہشت میں نہیں ہوگا۔ وہاں اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اعمال کے مطابق ابدی جسم عطا فرمائے گا۔ جو ان موجودہ اعمال کے اظلال و آثار کے مطابق ہوگا۔ پبلک کے تعلیم یافتہ اور سنجیدہ اصحاب یہ محسوس کر رہے تھے۔ کہ واقعہ میں حضرت مرزا صاحب کا جو عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔ یہی ٹھیک ہے۔ بلکہ بعض لوگوں نے بازار میں آکر لوگوں کو سمجھایا۔ کہ واقعی یہ موجودہ جسم وہاں نہیں ہوگا۔ ورنہ بہشت کو اسی قسم کی دوسری دنیا تصور کرنا پڑے گا۔ جو قرآن کریم کے خلاف ہے۔ غیر احمدیوں نے بڑی کوشش کی۔ کہ ہم کسی طرح اپنے خیال میں کمزور ثابت نہ ہوں۔ اور یہاں تک کوشش کی۔ کہ آخری ٹرن باوجود ہمارا حق سمجھنے کے بھی ہم کو نہ دی۔ اور شور ڈال دیا۔ مگر تاہم بھی وہی پبلک کی نظر میں غلطی پر ثابت ہوئے اور آخری ٹرن جو دس سنٹ کی تھی احمدی مبلغ صاحب کو نہ دینے پر بھی پبلک نے فریق ثانی کی کمزوری کو محسوس کیا۔ بفضلِ خدا سمجھدار اصحاب پر اس مناظرہ کا اچھا اثر رہا۔ اور انشاء اللہ نیک نتائج نکلنے کی امید ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں۔

(خاکسار نواب علی سیکرٹری انجمن احمدیہ پونچھ)

دیانند مشن

ایڈیٹر پرکاش کی بدحواسی کا جواب

آریہ اخبار پرکاش ۵ رنومبر کے پرچے میں کسی گمنام آریہ سماجی نے "قادیانی مورخ" کے عنوان کے ماتحت خاکسار کے مضمون مطبوعہ اخبار فاروق ۱۲ر اکتوبر کے سیاق و سباق کو چھوڑ کر درمیان سے ایک فقرہ کو نقل کرکے مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنی بے مائیگی اور کم فہمی یا دھوکا دہی کا ثبوت پیش کیا ہے۔

"ہمارے قادیانی مورخ صاحب لکھتے ہیں۔ سری نگر جو کشمیر کا دار الخلافہ ہے۔ جس کے معنی ہیں سری کی جگہ یا سری کا مقام یا سری کا گاؤں" یہ حضرت مسیح کے واقعہ صلیب کی یادگار ہے" خود غرضی نیز استیناس معلوم نہیں ہوتا۔ ہمارے مرزائی ماسٹر صاحب نے سری نگر کے مزعومہ معنی کس بے سمجھ استاد سے پڑھے ہیں۔ ماسٹر صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اصلی لفظ شری نگر ہے۔ نہ کہ سری نگر۔ مرزائیوں کو اپنے امام کو مسیح موعود بنانے کے لئے دروغ بیانی کرکے سری نگر میں اصل مسیح کو تو صلیب پر لٹکانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ دنیا کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ حضرت مسیح کو شری نگر میں صلیب پر نہیں لٹکایا گیا تھا۔ بلکہ رومن گورنر کے حکم سے ایشیائی شام کے صوبہ میں ہی لٹکایا گیا تھا"

ہمارے گمنام معترض صاحب کے بے مایہ ہونے کا ثبوت تو یہ ہے۔ کہ وہ خاکسار کو یاد دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ ماسٹر صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اصل لفظ شری نگر ہے نہ کہ سری نگر۔

مگر جبکہ اپنے خیال میں ایک مورخ کی تاریخدانی پر معترض ہونے کا حوصلہ کیا تھا۔ تو بالمقابل ضروری تھا کہ اپنی تاریخ دانی کا ثبوت بھی پیش کیا جاتا۔ محض خوش فہمی سے شری نگر کا لفظ بیان کردینا جناب کی مورخانہ حیثیت کو قائم نہیں کرسکتا۔ چونکہ جناب کے پاس کوئی ایسا ثبوت نہیں تھا۔ لہذا بے مایہ ہونے کی وجہ سے محض خوش فہمی سے کام لیا گیا۔ اور جھوٹے طور پر ہی مطمئن ہو بیٹھے۔ کہ ہم نے اصلی لفظ شری نگر ہے نہ کہ سری نگر کہکر قادیانی مورخ کی مورخانہ حیثیت کو مٹا دیا۔ اور معترض صاحب کی کم فہمی یا دھوکا دہی کا ثبوت ان کے مندرجہ ذیل فقرات سے ملتا ہے۔ "مرزائیوں کو اپنے امام کو مسیح موعود بنانے کے لئے دروغ بیانی کرکے سری نگر میں اصل مسیح کو تو صلیب پر لٹکانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ دنیا کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ حضرت مسیح کو شری نگر میں صلیب پر نہیں لٹکایا گیا تھا۔ بلکہ رومن گورنر کے حکم سے ایشیائی شام کے صوبہ میں ہی لٹکایا گیا تھا"

معترض صاحب کی کم علمی کا ثبوت تو اس طرح سے ملتا ہے کہ جناب کی پیش کردہ عبارت اور اس سے پہلی اور پچھلی عبارتوں سے یہ مفہوم ہرگز نہیں پیدا ہوتا۔ کہ حضرت مسیح کو سری نگر میں صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ ثبوت کے طور پر وہ عبارتیں پیش کی جاتی ہیں۔ (ملاحظہ ہو اخبار فاروق مورخہ ۱۲ر اکتوبر صفحہ ۳ کالم ۲ و ۳)

"اس کے علاوہ ایک اور طرز سے بھی ثبوت ملتا ہے کہ اسرائیلی فرقے کشمیر اور اس کے نواح میں آباد تھے۔ انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ کہ جب وہ ایک جگہ سے ہجرت کرکے دوسری جگہ جا بستا ہے۔ تو اپنے پرانے وطن کی یادگاریں نئے وطن میں بھی قائم کرتا ہے۔ دیہات کے نام دیہات جیسے رکھتا ہے۔ اولادوں کے نام بزرگوں کے ناموں پر رکھتا ہے۔ قوموں اور قبیلوں کے نام ویسے ہی رکھتا ہے۔ اس اصل کے ماتحت کشمیر اور اس کے نواح کے لوگ اسرائیلی معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً (۱) سری نگر جو کشمیر کا دار الخلافہ ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ سری کی جگہ یا سری کا مقام یا سری کا گاؤں یہ حضرت مسیح کے واقعہ کی یادگار ہے۔ ملاحظہ ہو انجیل لوقا ۲۳/۳۳ "جب وہ اس جگہ پہنچے جسے کھوپری کہتے ہیں۔ تو وہاں اسے صلیب دی"

معلوم ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات چونکہ سری نگر میں ہوئی تھی۔ اس لئے ان کی وفات کے بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس گاؤں کا یہ نام بطور یادگار صلیب رکھا گیا۔ ویسے گلگت کا نام بھی اسی یادگار میں معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ کھوپری کی جگہ گلگت کا ہی ترجمہ ہے۔ دیکھو منتی ۲۷/۲۳ "اس مقام پر جو گلگتا یعنی کھوپری کی جگہ کہلاتی ہے پہنچ کر پت ملی ہوئی مے اسے پینے کو دی"

مندرجہ بالا حوالہ سے جو معترض صاحب کی پیش کردہ عبارت کا سیاق وسباق ہے۔ یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو سری نگر میں صلیب پر لٹکایا گیا۔ بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اسرائیلی قوم شام سے ہجرت کر کے کشمیر اور اس کے نواح میں آکر بسی اور حضرت مسیح علیہ السلام بھی سری نگر میں آکر قیام پذیر ہوئے۔ اور یہیں وفات پائی۔ اور چونکہ گلگت کے مقام پر شام کے علاقہ میں آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ اس لئے اس کی یادگار کشمیر میں ویسا ہی کھوپری نما قطعہ تجویز کر کے قائم کی گئی۔ اور وہیں حضرت مسیح علیہ السلام نے قیام فرمایا۔ اور وہیں انتقال فرمایا۔ اور وہیں دفن ہوئے۔ اور اس لئے کہ علاقہ شام میں سری کے مقام پر آپ کو صلیب پر سے اتار کر مردہ سمجھ کر ایک پاس کی قبر میں رکھا گیا۔ اور کشمیر میں اسی کے مشابہ سری کے مقام پر آپ کی حقیقی وفات ہوئی۔ اور یہیں آپ کو ہمیشہ کے لئے ایک قبر میں رکھ دیا گیا۔ لہذا کشمیر کے اس مقام کا نام شام کے اس مقام کی یادگار میں سری نگر رکھ دیا گیا۔

چونکہ معترض صاحب نے خاکسار کی اس عبارت سے مندرجہ بالا مفہوم نہیں سمجھا۔ لہذا ان کے مندرجہ بالا بیان سے مترشح ہو رہا ہے۔ کہ جناب کا فہم ناقص ہے۔ اور عبارت کا صحیح مفہوم سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے۔ اور جناب نے یہی مفہوم سمجھا ہے جو خاکسار نے بیان کیا۔ تو پھر اس سے دو سرا نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ کہ عمداً دھوکا دہی سے کام لیا گیا ہے۔ دروغ بیانی خود کی جاتی ہے۔ اور الٹا بدنام ہمیں کیا جا رہا ہے۔

معترض صاحب کے لفظ شری نگر نے مجھے تاریخ کشمیر ..... کے مزید مطالعہ کی طرف متوجہ کیا۔ چنانچہ مکمل تاریخ کشمیر جلد اوّل کا مطالعہ کیا گیا۔ اس میں صفحہ ۱۶۹ سے راجہ پردرسین کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ جس نے شہر سری نگر آباد کیا۔ شروع میں اس راجہ کے عہد حکومت کو اس طرح بیان کیا ہے "راجہ پردرسین سنہ ۱۰۲ غایت سنہ ۱۶۲ مطابق سنہ ۱۵۹ بکرمی غایت سنہ ۲۲۹ بکرمی" پھر صفحہ ۱۷۱-۱۷۰ میں مذکور ہے "جب فتوحاتِ ملکی سے فارغ ہو کر کشمیر پہنچا۔ تو اس نے شہر سری نگر آباد کر کے موجودہ دار السلطنت کشمیر کی بنیاد ڈالی"

مندرجہ بالا تاریخی بیان خاکسار کی صحت استدلال کی تصدیق کرتا ہے۔ کیونکہ خاکسار نے جناب کی پیش کردہ عبارت سے دو تین سطر کے بعد ہی یوں لکھا ہے۔ کہ "معلوم ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات چونکہ سری نگر میں ہوئی تھی۔ اس لئے ان کی وفات کے بعد اس گاؤں کا یہ نام بطور یادگار صلیب رکھا گیا"

مندرجہ بالا تاریخی بیان کی بنا پر ثابت ہوتا ہے کہ شہر سری نگر سنہ ۱۰۲ اور سنہ ۱۶۲ کے درمیان آباد ہوا۔ اور سن عیسوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے جاری ہے۔ اور بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۱۶۲ حجج الکرامہ صفحہ ۲۲۸ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲ اصابہ جلد ۸ صفحہ ۱۷۰) ... ان عیسیٰ ابن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ ... " ترجمہ۔ عیسیٰ علیہ السلام ۱۲۰ برس تک زندہ رہے۔

اور ۳۳ برس کی عمر میں آپ کو واقعہ صلیب پیش آیا۔ جس کے بعد صحت یاب ہو کر آپ نے بنی اسرائیل کے دوسرے فرقوں کی طرف رُخ کیا۔ جو کشمیر اور اس کے نواح میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ اور ایک لمبی سیاحت کے بعد کشمیر میں سری نگر کے مقام پر اقامت اختیار کی۔ کیونکہ یہ مقام شام کے علاقہ گلگتا کے مشابہ تھا۔ یہاں آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ اور بقیہ زندگی یہیں گذاری۔ اور ۱۲۰ برس کی عمر میں یہیں انتقال فرمایا۔ اور مدفون ہوئے۔ اور آپ کی قبر کا شاندار شکل میں بنایا جانا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اس نواح میں آپ کو بہت قبولیت حاصل ہوئی۔ اور قرآن شریف میں بھی آپ کے لئے وجیھًا فی الدنیا کا لفظ موجود ہے ۳/۴۵۔ کہ دنیا میں وہ ایک وجاہت رکھنے والا ہوگا۔ اور یہ وجاہت آپ کو یہیں کشمیر میں آکر حاصل ہوئی۔

لہذا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس شہر کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ صلیب کی جگہ سے مشابہت رکھنے کے باعث اس کی یادگار کے طور پر سری نگر رکھا گیا۔ خواہ حضرت کی زندگی میں یا وفات کے بعد رکھا گیا ہو۔ اور راجہ پردرسین کا عہد حکومت وہ عہد ہے۔ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سری نگر کے مقام پر قیام پذیر تھے۔ یہیں وفات پائی اور یہیں دفن ہوئے۔ پس جبکہ شہر سری نگر کی بنا کے سال وہی سال ہیں۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کشمیر میں اقامت کے سال ہیں۔ تو یہ ایک زبردست قرینہ اس بات پر یقین کرنے کے لئے موجود ہے۔ کہ اس شہر کا نام سری نگر شام کی سرزمین گلگت کی مشابہت کی وجہ سے (جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا ہے) اور سری نگر محلہ خانیار میں آپ کی قبر کا موجود ہونا اس واقعہ پر خاص روشنی ڈال رہا ہے۔ کہ آپ کی وجہ سے ہی اس شہر کا نام سری نگر رکھا گیا۔

تاریخ اعظمی کشمیر صفحہ ۱۵ میں بھی راجہ پردرسین کے ذریعہ اس شہر کی بنا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ "باز مراجعت بوطن نمود۔ آنجا قصد بنائے پائے تخت داشت۔ مورخاں ہنود نوشتند کہ باشارۂ غیبے در نواحے کوہ ماراں خطے گزیدہ دید۔ مسافت چہار کروہ۔ بفرمود کہ معماراں بنائے عمارت و آبادانی آنجا سازند ... نامش سری نگر نہاد ... الا نفس شہر مسمی بہ سری نگر کہ در تعمیر مجدد آباد ماند۔ ہماں شہر است کہ الیوم معمور و مشہور است" اس تحریر سے بھی صاف ظاہر ہے۔ کہ "شہر کا نام سری نگر رکھا گیا نہ کہ شری نگر" اور ہمیں قرآن شریف سے بھی ایک اشارہ ملتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس پہلو سے ہی سرینگر نام رکھا گیا ہو۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے وقت خداوند تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو اطلاع دیتے ہوئے آپ کا نام سری ہی پکارا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ فاجاءھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المخاض الی جذع النخلة قالت یلیتنی مت قبل هذا وکنت نسیاً منسیاً ۔ فنادٰها من تحتها الا تحزنی قد جعل ربك تحتك سریاً (سورہ مریم رکوع ۲) پس کھجور کی جڑ کے قریب مریم کو درد زہ ہوا۔ بولی کاش میں اس درد سے پہلے بے ہوش ہو جاتی۔ اور مجھے کچھ بھی خبر نہ ہوتی۔ پس وہ اس کے نیچے سے پکار اٹھا۔ کہ رنجیدہ مت ہو۔ تیرے رب نے تیرے نیچے ایک سری بنایا ہے۔

ممکن ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس نام سے نسبت دیکر شہر سری نگر بسایا گیا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا اس شہر میں موجود ہونا اس خیال کی بھی تائید کرتا ہے غرض کہ آپ کا نام سری ہونا یا سری کے مقام پر آپ کو صلیب پر لٹکایا جانا۔ اور سری نگر کے مقام کا گلگت یعنی سری کے مقام کی مانند بلند اور ہونا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس میں قیام کرنا۔ اور وہیں آپ کی قبر کا موجود ہونا۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے عہد میں ہی سری نگر کا آباد ہونا۔ یہ واقعات ہیں۔ جو میرے اس بیان کی تائید کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے اس شہر کا نام سری نگر رکھا گیا ہے۔ میں اس بات کا منتظر ہوں۔ کہ جناب اس شہر کا نام شری نگر بیان کرتے ہوئے کون سے دلائل پیش کرتے ہیں ؛

(خاکسار محمد علی اظہر مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

ایک لاجواب کتاب

بطالوی کا انجام :۔ مولوی محمد حسین متوفی بٹالوی کے نام سے سلسلہ کا ہر شخص بخوبی واقف ہے۔ یہ وہ شخص ہے۔ جس نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نادر کتاب براہین احمدیہ پر ریویو لکھ کر اپنے ہاتھ کٹوا لئے تھے۔ پھر یہی وہ شخص ہے۔ جس نے تمام دنیا کے مولویوں سے خدا کے فرستادہ نبی اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کفر کا فتویٰ لے کر شائع کیا۔ اور یہ وہ شخص ہے۔ جس نے یہ بڑا بول بولا تھا۔ کہ میں نے ہی مرزا کو بڑھایا ہے۔ میں ہی اب اس کو گراؤں گا۔ اور یہی وہ شخص ہے۔ جس کے حق میں خدا کے مامور حضرت اقدس مسیح الزمان مہدی دوران نے خدا سے خبر پا کر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ؎

"خانہ ات ویران تو در فکر دگر"

آخر وہ مر گیا۔ اور اپنا گھر ویران کر گیا۔ اس نشان صداقت کو خدا کے فضل سے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے مصدقہ و مسلمہ بیانات بٹالوی سے ثابت کر کے مکمل طور پر مندرجہ عنوان نام کتاب میں طبع کرایا ہے۔ اگر کسی دوست کو یہ کتاب پڑھنے کے بعد پسند نہ آئے۔ تو میں اس کے واپس لینے اور قیمت واپس دینے کا اقرار کرتا ہوں۔ بشرطیکہ وہ خراب نہ ہوئی ہو۔

احمدی احباب کو چاہیئے کہ اس کتاب کو کثرت سے غیر احمدیوں میں تقسیم کریں۔ قیمت نہایت کم صرف ۴ر اور محصول ڈاک ۱ر کل ۵ر رہے۔ ایک نسخہ کا وی پی منگانے پر ۶ر خرچ ہونگے۔ زائد کاپیاں وی پی منگائیں۔ ایک نسخہ کیلئے ۵ر کے ٹکٹ بھیجکر پتہ:

(منیجر فاروق قادیان دارالامان)

خاص اعلان

آج کل کثرت سے ایسے دوست ہیں۔ جن کے دانتوں اور مسوڑوں سے خون اور پیپ نکلتی ہے میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جن احباب کو دانتوں کی کوئی شکایت ہو۔ مثلاً مسوڑوں سے گندہ خون اور پیپ نکلتی ہو۔ دانت درد کرتے ہوں۔ کیڑا لگ رہا ہو۔ ٹھنڈا پانی لگتا ہو۔ گوشت خورہ کی شکایت ہو۔ تو ڈنشل کریم اور لوشن نمبر ۱ استعمال کریں۔ کیونکہ یہ مرض جب بڑھ جاوے۔ تو تپ دق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ میں ہر دو شیشیاں بلا منافع احباب کو بھیج رہا ہوں۔ ہر دو شیشیوں کی قیمت عہ ۸ر ہے۔ جو لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کو ملنے والی صحت کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے ؛

گولڈن :۔ یہ عجیب التاثیر چیز جس کو میں نے کھانے میں آسانی کے خیال سے خوبصورت گولیوں کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے جسمانی اور اعصبی۔ دماغی ہر کمزوری کا علاج ہے۔ یہ گولیاں سونا۔ مروارید فولاد سے تیار کی گئی ہیں۔ قیمت ۶۰ گولیاں مع محصول ۲ روپیہ رنگ کو سرخ تلی کو رفع کرتی ہے۔ بھوک لگانے قوت ہاضمہ کو قوی کرنے میں ایک چیز ہے ؛

روغن حیات :۔ یہ عجیب و غریب روغن جو سات پیٹھوں میں ۴۰ طاقتور ادویات کا مرکب ہے۔ اس کے فوائد فاروق مذہبی پرچہ ہونے کے باعث کھلے طور پر نہیں لکھ سکتا صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ ایک معجزہ ہے۔ ۳ ماشہ کی شیشی ایک روپیہ کو بھیجی جاتی ہے ؛

خاکسار فقیر احمد خاں احمدی سند یافتہ میڈیکل کالج لاہور ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

حب اٹھرا

(رگوڈبھری) (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حبِ اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حبِ اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندیشہ دور کرنا ہے۔ تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرائیں۔ حبِ اٹھرا امراض اٹھرا کا تریاق ہے اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی ہے۔ بچہ کو طاقتور بناتی حمل کو گرنے سے روکتی اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے قیمت فی تولہ عہ ۴ر۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ یکدم منگوانے پر صرف ۱۱ر روپیہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔ المشتہر

نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصیت ۴۰۰۱

منکہ غلام محمد ولد محرم قوم جٹ سندھو پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن گویلکی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۳۰ ۶/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی ۱۵ ایکڑ ملکیت واقعہ رقبہ موضع گویلکی تحصیل وضلع گجرات قیمتی تخمیناً ۲۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اگر اس کے علاوہ اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مورخہ ۳۰ ۶/۳۳ - کاتب اکبر علی سیکرٹری جماعت احمدیہ سدوکی ضلع گجرات۔

العبد:۔ غلام محمد ولد محرم مذکورہ بالا۔

گواہ شد:۔ علی محمد ولد عالم احمدی ساکن گویلکی ضلع گجرات بقلم خود

گواہ شد:۔ بشیر احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گویلکی بقلم خود

وصیت ۴۰۰۲

منکہ محمد دین نمبردار ولد داؤں قوم سندھو پیشہ زمینداری وتجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گویلکی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۳۰ ۶/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی ۱۵ ایکڑ ملکیت واقعہ رقبہ موضع گویلکی تحصیل وضلع گجرات قیمتی تخمیناً ۲۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اگر اس کے علاوہ اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مورخہ ۳۰ ۶/۳۳ - کاتب اکبر علی سیکرٹری جماعت احمدیہ سدوکی ضلع گجرات۔

العبد:۔ غلام محمد ولد محرم مذکورہ بالا۔

گواہ شد:۔ علی محمد ولد عالم احمدی ساکن گویلکی ضلع گجرات بقلم خود

گواہ شد:۔ بشیر احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گویلکی بقلم خود

وصیت ۳۸۵۸

منکہ مسمات برکت بی بی زوجہ محمد حنیف خاں صاحب عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن چک ۲۲۶ گ ب خان پور۔ ڈاک خانہ کیل گڑھ ۱۳۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۳۳ ۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میری کل جائداد صرف ایک ہزار روپیہ مالیت کا زیور ہے۔ جو گھر میں مختلف ضروریات پر خرچ ہو چکا ہے۔ مگر میرے لڑکے محمد حنیف خاں احمدی نے اس کا ۱/۸ حصہ ادا کرنے کا ذمہ لیا ہے

العبد:۔ برکت بی بی والدہ محمد حنیف خاں احمدی

گواہ شد:۔ عبد القادر خاں احمدی لائل پور اسلام پورہ

گواہ شد:۔ محمد حنیف خاں احمدی چک ۲۲۶ خان پور۔ برانچ گیس گڑھ ضلع لائل پور۔

وصیت ۳۹۷۷

مسماۃ بدر النساء بیگم زوجہ چوہدری ظفر اللہ خاں قوم راجپوت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۳۳ ۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد زیورات پوشیدنی وغیرہ قیمتی تخمیناً تین ہزار روپیہ کے ہیں۔ میرا حق مہر ایک مکان رہائشی واقعہ موڈل ٹاؤن ہے۔

گواہ شد:۔ اسد اللہ خاں بیرسٹرایٹ لا لاہور ۲۴ ۵/۳۳

العبد:۔ بدر النساء بیگم زوجہ ظفر اللہ خاں بیرسٹرایٹ لا لاہور

گواہ شد:۔ ظفر اللہ خاں بیرسٹرایٹ لا خاوند موصیہ بقلم خود

دولتمند ہونیکا آسان طریقہ

انگلینڈ۔ امریکہ۔ جرمنی جاپان کی ڈیڑھ سو دستکاریاں جو بغیر مشینوں کے چل سکتی ہیں۔ ان کو سکھانے کے لئے محبانِ وطن کی کوشش سے کالج جاری ہوگیا ہے۔ اور فی الحال صرف پچاس لڑکوں کے داخلہ کا انتظام ہے کورس چھ ماہ کا۔ جن کو سیکھنے کے بعد سرمایہ بھی دیا جائے گا۔ یا ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ۔ تفصیلات کے واسطے پانچ پیسہ کا ٹکٹ روانہ کرو۔ پرنسپل انڈسٹریز کالج بلیماران دہلی۔

فاروق کی اشاعت بڑھانا آپ کا قومی فرض ہے (مینجر)